السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بروایت حضرت ابن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ کہ جب انھوں نے نماز گھر میں پڑھنے کی اجازت مانگی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تجھے اذان سنائی دیتی ہے؟ اذان سننے کے پیشِ نظر آج کل لاؤڈ سپیکر کی آواز میلوں تک پہنچتی ہے۔ اگر اس کے گھر سے مسجد تک کا فاصلہ اس کی پہنچ سے باہر ہو تو کیا اُسے مسجد میں حاضری دینا پڑے گی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

''ایسے حالات میں استطاعت کے مطابق عمل ہوگا۔ قرآن مجید میں ہے: فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا استَطَعتُم (سورة التغابن:١٦) ''ا سے ڈرو جہاں تک ہوسکے۔

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

'مَا نَهَيتُكُم عَنهُ فَاجتَنِبُوهُ، وَمَا أَمَرتُكُم فَأتُوا مِنهُ مَا استَطَعتُم' صحیح البخاری، بَابُ الاِقتِدَاءِ بِسُنَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، رقم:٧٢٨٨'

''جس چیز سے میں تمھیں منع کروں اس سے باز رہو اور جس بات کا حکم دوں تو اسے جس قدر بجا لا سکتے ہو بجا لاؤ۔''

اسی طرح وہ آدمی جس کا گھر مسجد کے قریب ہو، لیکن کسی آڑ کی وجہ سے اس کو اذان سنائی نہ دے۔ عدمِ سماع کے باوجود اس کو مسجد میں آکر نماز ادا کرنی ہوگی۔ کیونکہ یہ شخص اذان سننے والے کے حکم میں ہوگا۔ جس طرح کہ اول الذکر شخص دُوری کی وجہ سے اذان سننے کے باوجود مسجد میں آنے کا مکلف نہیں۔

شخص ہذا حکماً ایسے ہی ہے، گویا کہ اس کو اذان سنائی نہیں دی۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ:صفحہ:315

محدث فتویٰ